یورپ میں احیائے اسلام کی نئی تحریکیں

خالد پرویز ملک

یورپ میں اکیسویں صدی اسلام کی صدی ثابت ہوگی۔ یورپ کے مختلف ممالک میں اسلام کا مستقبل روشن اور تابناک نظر آ رہا ہے۔ یورپی لوگ اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہونے کیلئے روابط بڑھا رہے ہیں۔ درج ذیل ممالک میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس ضمن میں ایک تازہ ترین رپورٹ پیش خدمت ہے۔

ارجنٹائن:

ارجنٹائن کی پارلیمنٹ نے مسلمانوں نے مذہبی تہواروں پر چھٹیوں کی منظوری دیدی ہے۔ نئے قانون کے تحت مسلمان جمعہ کی نماز اور خطبہ کیلئے بھی کام چھوڑ کر جاسکیں گے۔ یہ بل ارجنٹائن کے مسلمانوں کی سخت جدوجہد کے بعد منظور ہوا ہے۔ پہلے ایوان نمائندگان نے متفقہ طور پر اس بل کو منظور کیا جس کے بعد سینٹ نے بھی اس کی منظوری دیدی۔ اس بل میں عید الفطر، عید الاضحیٰ نئے سال کے آغاز، 12 ربیع الاول، جمعہ کی نماز اور خطبہ کیلئے چھٹی کی منظوری دی گئی۔ براعظم امریکہ کے کسی بھی ملک میں سے ارجنٹائن پہلا ملک ہے جس نے مسلمانوں کے حقوق کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرلیا ہے۔ مسجد قرطبہ کے امام کا کہنا ہے کہ اس بل کی منظوری سے ثابت ہوگیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان دین کا سچا پیروکار ہے، اپنے حقوق کیلئے دلائل سے کام لیکر پرامن جدوجہد کرتا ہے تو خدا بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ دراصل اب مسلمانوں نے اپنی اساس کی طرف آنا شروع کردیا ہے۔ اور وہ اپنے مذہب پر فخر کرنے لگے ہیں۔ ارجنٹائن کے مسلمانوں کی اس سے مزید حوصلہ افزائی ہوگی۔

جرمنی:

جرمنی کی حکومت نے مسلمانوں کو نماز سے پہلے اذان دینے کی اجازت دیدی ہے۔ غیر ملکیوں کے امور کے کمشنر نے یہ فیصلہ غیر مسلم جرمن شہریوں کی اس شکایت کی تفصیلی سماعت کے بعد سنایا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مسلمانوں کے اذان دینے سے انہیں پریشانی ہوتی ہے۔ کمشنر نے قرار دیا کہ مسلمانوں کی اذان اسی طرح ہے جیسے چرچ میں عبادت سے پہلے گھنٹیاں بجائی جاتی ہیں تاکہ لوگ عبادت کیلئے جمع ہو جائیں لہٰذا اگر مسلمان نماز کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنے کیلئے اذان دیتے ہیں تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں، اس سے کسی کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی غیر مسلم سمجھتا ہے کہ اس کے حقوق متاثر ہوتے ہیں تو وہ اس سلسلے میں واضح ثبوت پیش کرے۔ اسی طرح جرمنی کی میونسپل کارپوریشنوں اور ان کی فیڈریشن نے مسلمانوں کے انفرادی طور پر اور باجماعت نماز ادا کرنے کا حق تسلیم کرلیا ہے اور نماز سے پہلے اذان بھی دی جاسکتی ہے۔ اس بات کا حق انہیں آئینی طور پر بھی حاصل ہے۔ حکومت نے اس سلسلے میں ضروری قانونی ہدایات جاری کردی ہیں۔

> حال ہی میں کیتھولک انتہا پسند عیسائی لائبریرین نے فرانس میں "اسلام اور عرب" کے عنوان پر موجود 100 سے زائد کتابیں تباہ کردیں۔ لائبریرین کو یہ خوف لاحق ہو گیا تھا کہ فرانس میں اسلام تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ ان کتابوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے اس نے عرب ناموں کے جعلی لائبریری کارڈ بنوائے اور ان کارڈوں کے ذریعے کتابیں نکلوا کر ضائع کردیں

ناروے:

ناروے میں اسلام دوسرا بڑا مذہب بن گیا ہے۔ اس ملک میں عیسائیت کے ماننے والوں کی اکثریت ہے جبکہ مسلمانوں کی آبادی دوسرے نمبر پر آتی ہے۔ ایک جائزے کے مطابق آئندہ عام انتخابات میں مسلمانوں کے ووٹ قومی سیاست میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

فرانس:

فرانس میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ریلوے سٹیشنوں، دفاتر، پبلک مقامات، ہوائی اڈوں غرض کہ جگہ جگہ مساجد کا قیام عمل میں آچکا ہے جس سے یہ تاثر ابھر کر سامنے آ رہا ہے کہ فرانس میں اسلام کا مستقبل روشن ہے۔ اس صورتحال سے خائف ہوکر حکومت تعصب کا مظاہرہ کررہی ہے۔ حال ہی میں کیتھولک انتہا پسند عیسائی لائبریرین نے فرانس میں"

"...اور عرب" کے عنوان پر موجود 100 سے زائد کتابیں تباہ کردیں۔ لائبریرین ... یہ خوشی ... ہو گیا تھا کہ فرانس میں اسلام تیزی سے پھیلتا جارہا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ ان کتابوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے اس نے عرب ناموں کے جعلی لائبریری کارڈ بنوائے اور ان کارڈوں کے ذریعے کتابیں ... حاصل کی ... کریں۔

آئرلینڈ:

آئرلینڈ میں باقاعدہ مسجد کا قیام عمل میں آچکا ہے یہ واحد مسجد دارالحکومت ڈبلن کے اندر قائم ہوئی ہے اب متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب نے ڈبلن میں ایک بہت بڑا اسلامک سنٹر اور مسجد کی تعمیر کا اعلان کردیا ہے تاکہ اسلام کی ترویج آسان ہو سکے۔

یونان:

یونان میں مسلمان دوسرے درجہ کے شہریوں کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ چند سال قبل کے اعدادوشمار کے مطابق یونان کی 90 لاکھ آبادی میں ان کا تناسب 2 فیصد تھا۔ اس طرح ان کی تعداد ایک لاکھ 70 ہزار تھی جو ترکی کی طرف ان کی مسلسل ہجرت کے نتیجہ میں کم ہوتی جارہی ہے۔ یونانی مسلمان بنیادی طور پر ترکی کی سرحد کے قریب واقع مغربی تھریس کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ کوموتینی شہر میں ان کی تعداد 20 ہزار، زانتی میں 12 ہزار، الیگزنڈرروپولو میں 2 ہزار، کے لگ بھگ اور بعض دیہاتوں کی ساری آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ مثال کے طور پر ایکینوس نامی گاؤں کی تقریبا 4 ہزار آبادی میں سب کے سب مسلمان ہیں۔ یونانی مسلمانوں کی اکثریت ترکی زبان بولتی ہے۔ قانونی طور پر وہاں مسلمانوں کو دوسرے شہریوں کی طرح تمام حقوق ملے ہوئے ہیں لیکن عملی طور پر انہیں مشکل ترین حالات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے جو ان کی معاشی وثقافتی اور سماجی زندگی پر اثر انداز ہورہے ہیں۔ یہ عام طور پر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ لیکن یونانی کاشتکاروں کو جو سہولتیں حاصل ہیں وہ ان سے محروم ہیں۔ شہروں میں عام طور سے مسلمان مزدور پیشہ ہیں۔ چند کے پاس اپنے ذاتی کاروبار ہیں دکانیں بھی ہیں تاہم حکومت انہیں نیا کاروبار شروع کرنے کیلئے لائسنس نہیں دیتی۔

یونانی مسلمان بنیادی طور پر ترکی کی سرحد کے قریب واقع مغربی تھریس کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ کوموتینی شہر میں ان کی تعداد 20 ہزار، زانتی میں 12 ہزار، الیگزنڈرروپولو میں 2 ہزار کے لگ بھگ اور بعض دیہاتوں کی ساری آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ مثال کے طور پر ایکینوس نامی گاؤں کی تقریبا 4 ہزار آبادی میں سب کے سب مسلمان ہیں۔ یونانی مسلمانوں کی اکثریت ترکی زبان بولتی ہے

ہنگری:

ہنگری میں صدیوں سے رہنے والے مسلمان آبادکاروں نے جس طرح اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھا ہوا ہے اور جس طرح ترقی کی ہے اس کا احوال بہت تفصیل کے ساتھ عرب جغرافیہ دانوں نے بھی کیا ہے اور بازنطینی اور مغربی تاریخ دانوں نے بھی۔ اس ملک کے بادشاہ اپنے وقتوں میں جو قانونی ڈھانچہ مرتب کرتے رہے، اس کی تفصیل سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان کس طرح کی زندگی بسر کرتے آرہے ہیں۔ یہ لوگ ترک تھے یا عرب؟ 9ویں صدی سے 13ویں صدی تک جو عرصہ گزرا اس میں ہنگری کے مسلمان مختلف ناموں سے پکارے جاتے مثلا اسماعیلی، ساسائی، بزرمانی وغیرہ۔ 972ء سے 1291ء تک ہنگری میں ایسے احکامات کی تعداد 32 تھی جن کے ذریعے مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ 1092ء میں مزید حکم دیا گیا کہ مسلمان روزہ نہیں رکھ سکتے، جنازے کو غسل نہیں دے سکتے، وضو نہیں کرسکتے۔ مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ شراب بھی پیا کریں اور سور کا گوشت خود کھانے کے ساتھ ساتھ مہمانوں کو بھی کھلائیں۔ ہنگری کے عیسائیوں کو اپنے دیہات میں جگہ دیں۔ اور ان کے ساتھ اپنی لڑکیوں کی شادیاں کریں۔

سپین:

سپین میں اسلامی اقتدار کے خاتمے کے بعد عرصہ زائد از 500 سال بعد اب ایک مرتبہ پھر سپین میں مذہب اسلام فروغ پا رہا ہے۔ سپین (اندلس) میں مسلمانوں کی تعداد دوگنا ہوگئی ہے اور گزشتہ 8 سالوں میں 100 سے زائد مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اور صرف 1997ء میں تقریبا 25 نئی اسلامی تنظیموں نے اپنے نام رجسٹر کروائے تھے۔ سپین میں سرکاری طور پر مسلمانوں کی تعداد 3 لاکھ ظاہر کی جاتی ہے۔ تاہم اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں تقریبا 5 لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ 1442ء میں اسلامی حکومت کے خاتمہ اور عیسائی اقتدار کی واپسی کے بعد گیرناڈ کا شہر اندلستان اب ایک مرتبہ پھر اسلامی مرکز بنتا جارہا ہے۔ شہر میں مسلمانوں کی تجارت فروغ پارہی ہے۔ سڑکوں پر باریش مسلمان دکھائی دیتے ہیں۔ اور خواتین برقع زیب تن کئے نظر آتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تقریبا 5 ہزار سپینی باشندوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

میکسیکو:

اسلامک سنٹر میکسیکو کی تبلیغ سے 50 افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ یہ اسلامی سنٹر تبلیغ اسلام کیلئے سیمینار، کانفرنسیں اور نمائشوں کا اہتمام کرتا ہے۔ جبکہ عربی میں تحریر اسلامی کتب کا سپینی زبان میں ترجمہ بھی کیا جاتا ہے۔ ان دنوں ایک مقامی ریڈیو سٹیشن پر وقت حاصل کرنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ اس سنٹر کی کوششوں سے اس علاقہ کے لوگ اسلام میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔

صفحہ نمبر 29 پر